سوال

(157)قبروں پر عرس کرنا، جھنڈا کھڑا کرنا وغیرہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر عرس کرنا، جھنڈا کھڑا کرنا، گلی کوچوں میں باجے بجاتے پھرنا اور اس قسم کی خرابیاں کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام سخت گناہ کے ہیں بغیر کسی اور خرابی کے صرف عرس کرنا بھی بدعت اور سخت گناہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ نہ صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ کا عرس کیا نہ تابعین نے کیا، نہ آئمہ دین نے حکم دیا یہ سب رسومات پیچھے کی بنی ہوئی ہیں۔

تشریح:

...کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پختہ بنانا قبر کا چونہ اینٹ اور پتھر وغیرہ سے درست ہے یا نہیں اور بلند قبر کا پست کر دینا درست ہے یا نہیں اور جو قبریں کہ پتھر سے سنگین اور پختہ بنائی گئی ہوں، ان سے پتھروں کا علیحدہ کرنا وران کا بیع کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب:...پختہ بنانا قبر کا چونہ اور اینٹ اور پتھر وغیرہ سے درست نہیں ہے۔ اور بلند قبروں کا جو ایک بالشت سے زیادہ بلند ہوں پشت کرنا درست ہے، یہاں تک کہ بقدر ایک بالشت کے بلندی باقی رہ جائے، اور جو قبریں کہ پتھر سے سنگیں اور پختہ بنائی گئی ہوں، ان کو مہندم کر کے پتھر علیحدہ کر لینا درست ہے، چونکہ وہ پتھر متعلق قبر سے نہیں ہے اس لیے اس کا بیع کرنا شرعاً درست ہے۔ ((عن جابر قال نهی رسول الہ ﷺ ان یجبصص القبر)) ''نہی کرد آنحضرت ﷺ از گچ کردن گور۔'' وگفتہ اند اگر گل کنند تا ویران نشود بر گور است۔ ((وَاَن یُبْنٰی عَلَیھَا)) ونہی کرد از آنکہ بنا کردہ شود بر گور۔ بعض گفتہ اند کہ مراد بنا کردن است از سنگ و مانند آں نیز مکروہ و منہی عنہ است الخ رواہ مُسلم کذافی المشکوۃ واسعة المعات شرح المشکوٰۃ وایضا ((فیھما عن جابر رضی اللہ قنہ قال نہیٰ رسول اللہٰ) ہ ﷺ ان یجبصص القبور)) نہی کرد آں حضرت آنچہ گچ کردہ شود قبر ہا از جہت آنچہ در وست از تکلف و تزئین۔ دو رس داشتہ است حسن بصری گل کردن و شافعی گفتہ مسحب است گل کردن۔ دو رخانیہ گفتہ تطیین قبولا باس بہ کذائی مطالب المؤمنین۔ و نیز گفتہ اند کہ مکروہ است بر پا کردن الواح مکتوبہ کہ بے فائدہ ہے۔ انتہیٰ:

((ویکرہ الاحرا الاحر والخشب لانھما لاحکام ابناء والقبر موضع البلیٰ کذافی الھدایة۔ ویکرہ الاجر والخشب کذافی شرح الوقایة والکنز ای یکرہ ان یوضع علی قلبر اجر وخشب لان النبی ﷺ نھی ان یشبہ القبو بالعمر وا والاجر ولاخشب للعمران ولانھما یستعملان للزینة ولا حاجة ایھا للمیّت کذافی بالبداع ھکذافی المستحص شرح الکنز وغیرہ واصل النھی التحریم کام ھو مذکور فی اصول الفقہ کذا

فی مآیۃ المسائل فی تحصیل الفضائل فی البحر الرائق ویسنم قدر شبر وقیل قدر اربع اصابع ۔ انتہیٰ وفی در المختار یسنم مندوبا وضی الظھریۃ وجوباً قدر شبر اانتھی وکذا فی العالمگیریۃ وغیرھا عن ابی الھیاج الاسدی قال قال لی عل الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لاتدع تمثالاً الا طمستہ ولا تبراً مشرفاً الا سوّیتہ ونہ گذاری گو بلند را مگر آنکہ برزمین برابر ہموار گنی یعنی پست کنی چنانکہ نزدیک بزمین باشد آں قدر کہ پیدا و نمایاں بود مقدار یک شر چنانکہ سنت است رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ واشعۃ اللمعات))

واللہ اعلم بالصواب، حررہ سید شریف حسین عفی عنہ، سید محمد نذیر حسین (دہلوی) فتاویٰ نذیریہ ص ۴۴۳ ج ۱)

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 05 ص 277

محدث فتویٰ